شفقتِ مُصطفیٰ برخَلقتِ خُدا

مُفسرِ اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
مُفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی علیہ الرحمہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰه

شفقتِ مصطفیٰ بر خلقتِ خدا

از

شمس المصنفین ،فقیہ الوقت ،فیضِ ملّت ،مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

﴿تقریر﴾

یہ تقریر کُنری ضلع تھرپارکر سندھ کی جامع مسجد میں ہوئی جس میں تقریباً ایک ہزار کا مجمع تھا۔

تاریخ ۲۵ ذوالحجہ ۱۳۹۶ھ بوقت بعد از نمازِ عشاء

فقیر محمد فیاض احمد اُویسی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

بعد خطبہ مسنونہ امابعد!

فَبِمَا رَحۡمَةٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنۡتَ لَھُمۡ ج (پارہ۴،سورۃ آلِ عمران،آیت ۱۵۹)

ترجمہ: پس تو کیسی رحمت الٰہی ہے کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کہ تم ان کے لئے بزم دل ہوئے۔

(یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج مبارک میں اتنا لطف وکرم کہ کبھی کسی پر شدت نہیں فرمائی) واضح ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کسی پر بلا حکم شرعی ناراض نہ ہوئے بلکہ ہر ممکن اُس کی دل جوئی فرمائی اور ہو سکا تو اُس کی خدمت کی اور دوسروں کو بھی خدمتِ خلق اور ادائیگی حقوق پر زور دیا نہ صرف انسانوں کے لئے بلکہ حیوانوں تک آپ کی یہی کیفیت رہی۔

بلی کی وجہ سے جہنم میں: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت کو بلی کے بارے میں عذاب دیا گیا جس کو اس نے قید کر رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بلی مرگئی تو وہ عورت اسی سبب سے دوزخ کو گئی۔ جب اُس نے بلی کو قید کیا تھا نہ اُس کو کچھ کھلایا نہ پلایا نہ حشرات الارض ہی کھانے کے لئے چھوڑا۔

سخت خطرہ: اس واقعہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا پتہ چلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے انسان کے شفیق ہیں حیوان کے لئے رحمت عظیم ہیں۔اس سے معلوم ہوا کہ انسان کو ناحق سزا دینا اس قدر خطرناک ہے جس قدر جانوروں کو ایذاء دینا خطرناک ہے کیوں؟ انسان میں تو سمجھ ہے، گویائی کی طاقت ہے۔آج اگر تم کسی بے گناہ انسان کو کوئی ایذا

دوگے تو کل کو ہاتھ جوڑ کر اس سے معاف کرا سکتے ہو جس سے وہ گناہ معاف ہو جائے گا۔مگر جانوروں سے معافی ملنے کی کوئی صورت ممکن نہیں نہ یہ تمہاری درخواست سمجھ سکتے ہیں نہ ان میں بولنے کی طاقت ہے کہ بخش دینے کا اقرار کریں نہ اتنی سمجھ ہے کہ دل میں بخش دیں۔پس ان کو جوایذا تم سے پہنچے گی وہ ایک پتھر کا نقش بن کر تمہارے اعمال نامے میں ثبت ہوگی جس کے مٹنے کی اُمید کم ہے اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے حیوانات کے لئے اُمت کو واضح الفاظ میں اعلان فرمایا کہ اُن کے حقوق میں سستی نہ کرو۔

ذیل میں فقیر چند روایات بطریق ہدایات عرض کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کس قدر حیوانات بلکہ نباتات تک شفقت فرمائی ہے اللہ تعالیٰ ہم کو ان پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

﴿ھدایات﴾

ھدایت ۱ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ –صلى الله عليه وسلم– عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ. [۱]

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چار پایوں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا۔

لیکن ہمارے مسلمان ریچھ، کتے، مرغ وغیرہ لڑا کر عذابِ الٰہی کو للکار رہے ہیں۔

ھدایت ۲ : عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِىَّ –صلى الله عليه وسلم– مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِى وَجْهِهِ فَقَالَ » لَعَنَ اللَّهُ الَّذِى وَسَمَهُ «. [۲]

یعنی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گدھا نبی ﷺ کے پاس سے گزرا اور اُس کے چہرے پر داغ دیا ہوا تھا۔آپ نے فرمایا لعنت کرے اللہ اُس شخص کو جس نے اسے داغ دیا ہے۔

فائدہ : اُس وقت سے آج تک بوقتِ ضرورت گدھے کی سرین داغنے کا رواج ہوا۔کاش یہ رواج ختم ہو جاتا ہاں بوجہ ضرورت جائز ہے۔

---

[۱] (سنن أبي داود، کتاب الجهاد، باب في التحريش بين البهائم، حدیث ۲۵۶۲، جلد۲، صفحہ ۳۱، دارالفکر)
(الجامع الصحیح سنن الترمذي، کتاب الجهاد، باب کراهية التحريش بين البهائم والضرب الخ، حدیث ۱۷۰۸، جلد۴، صفحہ ۲۱۰، داراحیاء التراث العربي-بیروت)

[۲] (صحیح مسلم، کتاب اللباس والزينة، باب النهي عن ضرب الحيوان في وجهه ووسمه الخ، جلد۶، صفحہ ۱۶۳، دارالجیل+دارالآفاق الجدیدة بیروت)

ھدایت ۳: عَنْ سَهْلِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- بِبَعِيرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ فَقَالَ: » اتَّقُوا اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوهَا وَكُلُوهَا صَالِحَةً ۳

یعنی حضرت سہیل بن حنظلیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اُونٹ کے پاس سے گزرے جس کی پیٹھ (بھوک اور پیاس کے سبب) اُس کے پیٹ سے لگی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا ان بے زبان چار پایوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور تم اُن پر سوار ہو درآں حالانکہ وہ لائق (سواری کے) ہوں اور اُن کو چھوڑ و درآں حالیکہ وہ لائق (پھر سوار ہونے کے) ہوں۔

فائدہ: لیکن ہمارے بھائی اس کی طرف کوئی دھیان نہیں کرتے۔

ھدایت ٤: عَنْ أَبِى وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَجُبُّونَ أَسْنِمَةَ الإِبِلِ وَيَقْطَعُونَ أَلْيَاتِ الْغَنَمِ قَالَ » مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِىَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ «. ۴

یعنی حضرت ابو واقد لیثی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ اُونٹوں کی کوہان (اونٹ یا بیل وغیرہ کی پشت کا ابھرا ہوا حصہ) اور بھیڑ بکری کی سیرین کا گوشت کاٹ لیتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جو گوشت کسی زندہ چار پایہ سے کاٹا جائے وہ مُردار ہے اُسے کھانا نہ چاہیے۔

اسی لئے فقہاء کرام زندہ جانور سے گوشت کاٹ کھانے کو حرام اور اشد حرام بتاتے ہیں۔

ھدایت ٥: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فِى سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرُشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- فَقَالَ » مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا «. وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ » مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ «. قُلْنَا نَحْنُ. قَالَ » إِنَّهُ لاَ يَنْبَغِى أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلاَّ رَبُّ النَّارِ «. ۵

یعنی عبدالرحمٰن بن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت کی اُس نے کہا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کے لئے تشریف لے گئے ہم نے ایک زورک (پرندہ) کو دیکھا جس کے ساتھ دو بچے تھے۔ ہم نے اُس

۳ (سنن أبي داود، کتاب الجهاد، باب ما یؤمر به من القیام علی الدواب والبهائم، حدیث ۲۵۴۸، جلد۲، صفحہ۲۷، دارالفکر)

۴ (سنن أبي داود، کتاب الصید، باب فی صید قطع منه قطعة، حدیث ۲۸۵۸، جلد۲، صفحہ۱۲۳، دارالفکر)
(الجامع الصحیح سنن الترمذی، کتاب الأطعمة، باب ما قطع من الحی فهو میت، حدیث ۱۴۸۰، جلد۴، صفحہ۷۴، دار احیاء التراث العربي- بیروت)

۵ (سنن أبي داود، کتاب الجهاد، باب فی کراهیة حرق العدو بالنار، حدیث ۲۶۷۵، جلد۲، صفحہ۶۱، دارالفکر)

کے دونوں بچوں کو پکڑ لیا پس زورک آئی اور (اُترنے کے لئے) بازو پھیلانے لگی اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے آپ ﷺ نے فرمایا اس کے بچوں کو پکڑ کر اسے کس نے مصیبت زدہ کیا ہے اس کے بچے اسے واپس دے دو اور آپ نے چیونٹیوں کا گھر دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ہم نے عرض کیا کہ ہم نے (جلادیا ہے) آپ نے فرمایا جائز نہیں کہ کوئی آگ کے ساتھ عذاب دے سوائے آگ کے مالک (خدا) کے۔

ھدایت ٦: عَنْ عَامِرٍ الرَّامِ قَالَ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِى يَدِهِ شَىْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّى لَمَّا رَأَيْتُكَ أَقْبَلْتُ إِلَيْكَ فَمَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيهَا أَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَأَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِى كِسَائِى فَجَائَتْ أُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلَى رَأْسِى فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ مَعَهُنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِى فَهُنَّ أُولاَءِ مَعِى. قَالَ « ضَعْهُنَّ عَنْكَ ». فَوَضَعْتُهُنَّ وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلاَّ لُزُومَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- لأَصْحَابِهِ « أَتَعْجَبُونَ لِرُحْمِ أُمِّ الأَفْرَاخِ فِرَاخَهَا » قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-. قَالَ « فَوَالَّذِى بَعَثَنِى بِالْحَقِّ لَلَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الأَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا ارْجِعْ بِهِنَّ حَتَّى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ ». فَرَجَعَ بِهِنَّ. [٦]

یعنی عامر تین انداز سے روایت ہے کہا جب کہ ہم آپ کے یعنی نبی ﷺ کے پاس تھے۔ناگاہ (ایک دم) ایک شخص آیا جس پر ایک کمبل تھا اور اُس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جس پر اُس نے کمبل لپیٹا ہوا تھا۔اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں درختوں کے جنگل میں گزرا میں نے اُس میں ایک پرندے کے بچوں کی آوازیں سنیں۔میں نے اُن کو پکڑ لیا اور اپنے کمبل میں رکھ لیا پس اُن کی ماں آئی اور میرے سر پر منڈلائی۔میں نے اُس کے لئے کمبل کو اُن پر سے دور کر دیا وہ اُن پر گر پڑی میں نے اُن سب کو اپنے کمبل میں لپیٹ لیا اور وہ یہ میرے پاس ہیں۔حضور ﷺ نے فرمایا ان کو رکھ دے میں نے اُن کو رکھ دیا۔اُن کی ماں نے اُن کے ساتھ رہنے کے سوا ایک نہ مانی پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا ماں کے اپنے بچوں پر رحم کرنے پر تعجب کرتے ہو۔اُس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے راستی دے کر بھیجا ہے تحقیق اللہ اپنے بندوں پر ان بچوں کی ماں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے تو ان کو واپس لے جا یہاں تک کہ وہیں رکھ دے جہاں سے انہیں پکڑا ہے اور اُن کی ماں اُن کے ساتھ ہو پس وہ اُن کو واپس لے گیا۔

---

[٦] (سنن أبي داود، کتاب الجنائز، باب الأمراض المکفرۃ للذنوب، حدیث ٣٠٨٩، جلد ٢، صفحہ ١٩٩، دار الفکر)

فائدہ: ہمارے نبی کریم ﷺ کا شفیق ہونا اتنا ہمہ گیر ہے کہ حیوانات بھی آپ کے ہاں فریادی ہو کر اپنی مشکلات حل کراتے ہیں۔

ہدایت ۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ –صلى الله عليه وسلم– نَهَى عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةُ وَالنَّحْلَةُ وَالْهُدْهُدُ وَالصُّرَدُ. [۷]

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دواب میں سے ان چار کے مار ڈالنے سے منع فرمایا چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور صرد (لٹورہ)۔

ہدایت ۸: وَأَخْرَجَ الْبَزَّارُ فِي مُسْنَدِهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حِبَّانَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، فَأَخَذْتُ بُرْغُوثًا فَرَمَيْتُهُ فِي النَّارِ فَقَالَتْ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – "لَا يُعَذِّبُ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ"۔ [۸]

یعنی مسند بزار میں مروی ہے کہ عثمان بن حبان نے کہا کہ میں حضرت اُم ابوالدرداء کے پاس تھا میں نے ایک پسو پکڑ کر آگ میں ڈال دیا۔ اس پر اُم درداء نے کہا کہ میں نے ابوالدرداء کو سنا کہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عذاب نہ دے آگ کے ساتھ مگر مالک آگ کا (یعنی خدا)۔

خلاصہ یہ کہ سرورِ عالم ﷺ نہ صرف ہمارے لئے بلکہ جملہ حیوانات و نباتات و جمادات کے لئے رحمت ہیں۔

حیوانات پر شفقتیں آپ نے سنیں اب نباتات کے لئے بھی ایک حدیث ملاحظہ ہو

جب کبھی امساکِ باراں ہوا کرتا تھا تو حضور کا وسیلہ پکڑ کر دعا کی کرتے اور وہ مستجاب ہو جاتی یا حضور خود دعا فرمایا کرتے اور بارانِ رحمت نازل ہوتا جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔ یہاں بطورِ تبرک صرف ایک استسقاء کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حضور ﷺ ابھی بارہ برس کے بھی نہ ہوئے تھے کہ آپ کے چچا ابوطالب نے آپ کے وسیلہ سے دعائے باراں کی جسے اللہ تعالیٰ نے فوراً شرفِ اجابت بخشا۔ اس واقعہ کو ابن عساکر نے بروایت عرفطہ یوں نقل کیا ہے،

---

[۷] (سنن أبي داود، کتاب الأدب، باب في قتل الذر، حدیث ۵۲۶۷، جلد۲، صفحہ۷۸۹، دارالفکر)

(سنن الدارمی، کتاب الأضاحی، باب النھی عن قتل الضفادع والنحلۃ، حدیث ۱۹۹۹، جلد۲، صفحہ۱۲۱، دارالکتاب العربی بیروت)

[۸] (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الجھاد، باب القتال فی الجھاد، جلد۱۰، صفحہ۲۵۴۲، دارالفکر، بیروت)

قال: قدمت مكة وهم في قحط، فقالت قريش: يا أبا طالب، أقحط الوادي وأجدب العيال، فهلم فاستسق. فخرج أبو طالب ومعه غلام كأنه شمس دجن تجلت عنه سحابة قتماء، وحوله أغيلمة، فأخذه أبو طالب وألصق ظهره بالكعبة، ولاذ الغلام بأصبعه – وما في السماء قزعة – فأقبل السحاب من ههنا وههنا، وأغدق وأغدودق وانفجر له الوادي، وأخصب النادي والبادي وفي ذلك يقول أبو طالب: من الطويل [9]

وأبيض يستسقى الغمام بوجهه

ثمال اليتامى عصمةٌ للأرامل

يلوذ به الهلاّك من آل هاشمٍ

فهم عنده في رحمةٍ وفواضل

ترجمہ: غرقطہ (بن الحباب صحابی) نے کہا میں مکہ میں آیا اور اہل مکہ قحط سالی میں مبتلا تھے۔ قریش نے کہا اے ابو طالب جنگل قحط زدہ ہوگیا ہے اور ہمارے زن و فرزند قحط میں مبتلا ہیں آ اور بارش کے لئے دعا کر۔ ابو طالب نکلا اور اُس کے ساتھ ایک لڑکا حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تھا۔ گویا وہ تاریکی ابر کا آفتاب تھا کہ جس سے سیاہ بادل دور ہوگیا ہو پھر ابو طالب نے بچے کی پیٹھ کعبہ کی دیوار سے چسپاں کردی۔ پس حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُنگلی مبارک آسمان کی طرف کی حالانکہ اُس وقت آسمان پر بادل نہ تھا لیکن آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اشارہ سے ہر طرف بادل اُمڈ آئے اور ایسے خوب برسے کہ وادیاں بہہ پڑیں اور جنگلات اور گلیاں کوچے سرسبز و شاداب ہوگئے۔ اس پر ابو طالب نے ایک قصیدہ کہا کہ یہ بچہ سفید چہرہ والا وہ ہے جس کے وسیلہ سے بارش طلب کی جاتی ہے۔ یہ یتیموں کا ملجا و ماویٰ (پشت پناہ) ہے اور غرباء و مساکین (عورت و مرد) کا جائے پناہ ہے اس سے ہلاکت و تکالیف کی وجہ سے پناہ لی جاتی ہے اور آلِ ہاشم اس کی وجہ سے ہی نعمت میں ہیں اور فضیلت و شرافت رکھتے ہیں۔

دیکھئے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا تصرف کہ ابھی آپ بچے ہیں لیکن بادلوں پر حکمرانی کرتے ہیں پھر آپ کی وجہ سے کھیتیاں سرسبز و شاداب ہوئیں۔

---

[9] (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، کتاب الصلاۃ، باب الاستسقاء، جلد۱، صفحہ۵۴۸، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

(سمط النجوم العوالي في أنباء الأوائل والتوالي، في ذكر أعمامه عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام وَأَوْلَادهم وعماته وأولادهن، جلد۱، صفحہ۳۸۹-۳۸۸، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

بہرحال ہم ویسے تو اپنے لئے بڑے لمبے چوڑے دعوے کرتے ہیں لیکن کردار کے لحاظ سے کیا ہیں۔فقیر آج کے جمعہ اپنے نبی اکرم ﷺ کی شفقت ورحمت کی روایات پیش کرتا ہے۔اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ کیا ہم اس طریقہ کریمہ پر پورے اُتر رہے ہیں یا ہمارا معاملہ اس کے برعکس ہے۔کیوں کہ ہم اپنے نبی رحمۃ للعالمین کی عادات پر اپنے آپ کو نہیں ڈھالتے۔آیئے ہم سب مل کر تہیہ کریں کہ ہم بھی اپنے بھائیوں کے ساتھ وہی برتاؤ کریں گے جو ہمارے رسول اللہ ﷺ نے کیا۔چند واقعات سن لیجئے

اندھی پر شفقت: ایک دن رسول اللہ ﷺ بازار جارہے تھے۔اُنہوں نے دیکھا کہ ایک اندھی عورت ٹھوکر کھا کر گر پڑی ہے اور بازار کے لوگ اُس کی ہنسی اُڑا رہے ہیں۔رسول اللہ ﷺ یہ حالت دیکھ کر رونے لگے اور بازار والوں سے فرمایا کہ اندھی عورت تمہاری قوم کی ہے تمہارے شہر کی ہے پھر جو تم اس کی ہنسی اُڑاتے ہو تو گویا خود اپنی ہنسی اُڑاتے ہو اگر یہ عورت کسی غیر قوم کی ہوتی تب بھی اندھی عورت کی مدد تم پر لازمی تھی آؤ اس عورت کو اُٹھاؤ اور اس کو گھر تک پہنچاؤ۔

بازار والے حضور ﷺ کی یہ بات سن کر بہت زور سے ہنسے اور کہا تم کو خدا نے رسول بنا کر بھیجا ہے تو جاؤ تم ہی اُس کو اُٹھاؤ اور اُس کے گھر تک پہنچاؤ ہم رسول نہیں ہیں ہنسی کی بات ہوگی تو ہم ضرور ہنسیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے بازار والوں کی یہ بات سنی تو پھر اُن سے کچھ نہ کہا اور خود اس اندھی عورت کے پاس تشریف لے گئے اور اس کو سہارا دے کر اُٹھایا اور اُس کے گھر کا پتہ پوچھا اور فرمایا چل میں تیرے ساتھ تیرے گھر تک چلوں گا اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُس کے گھر تک لے گئے۔پھر اُس سے پوچھا تیرا کوئی وارث بھی ہے یا نہیں؟ عورت نے جواب دیا میں لاوارث ہوں امیروں کے گھروں میں جا کر روٹی مانگ لاتی ہوں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب میں صبح وشام اپنے گھر کا پکا ہوا کھانا تجھ کو پہنچا دیا کروں گا تو گھر میں بیٹھی رہ باہر مت نکل۔عورت نے پوچھا تم کون ہو اور مجھ سے یہ ہمدردی کیوں کرتے ہو؟ حضرت محمد ﷺ نے جواب دیا میرا نام محمد ہے اور مجھے خدا نے بے کس غریبوں کی مدد کرنے کا حکم دیا ہے۔اس عورت نے رو کر کہا میں نے تمہارا نام سنا تھا اور لوگ تمہاری ہنسی اُڑاتے تھے اور کہتے تھے کہ تم بڑا بننے کے لئے خدا کے رسول بنتے ہو مگر آج معلوم ہوا کہ تم سچے رسول ہو اور میں بھی تم پر ایمان لاتی ہوں۔

اس کے بعد رسول خدا ﷺ نے اس عورت کو اُس کے گھر تک پہنچا دیا اور پھر دونوں وقت روزانہ اپنے گھر سے کھانا پکوا کر خود اُس کے گھر پہنچا دیا کرتے تھے۔

غور کیجئے آج ہم ہیں کہ اپنے قریبی رشتہ دار قابل خدمت بی بی کی خدمت سے نہ صرف محروم بلکہ نفرت کرتے ہیں یہاں تک کہ بعض بد بخت اپنی ماں کی خدمت سے نہ صرف شرماتے ہیں بلکہ بن پڑتا ہے تو مارتے ہیں۔

مزدور بی بی: ایک دن رسول اللہ ﷺ بازار میں جارہے تھے دیکھا ایک مزدور عورت لکڑیاں سر پر رکھے جارہی ہے اور بازار والے اس عورت کی ہنسی اُڑا رہے ہیں۔ رسول خدا ﷺ نے بازار والوں کو سمجھایا اور فرمایا کہ تم کو مزدور عورت کی مدد کرنی چاہیے اس کو ستانا اور اُس کی ہنسی اُڑانا بہت بُری بات ہے۔ بازار والے بولے اگر تم رسول ہو تو اپنے ماننے والوں سے باتیں کرو ہمارے کام میں دخل نہ دو۔

انتباہ: یہ کیفیت نہ صرف اُن کی تھی بلکہ آج ہم اس سے بھی دو قدم آگے ہیں۔

عورت کو نہ مارو: ایک دن رسول اکرم ﷺ بازار میں جارہے تھے تو دیکھا کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو مار رہا ہے اور آس پاس بہت سے لوگ کھڑے ہوئے تماشہ دیکھ رہے تھے۔ رسول خدا ﷺ مارنے والے مرد کے پاس گئے اور فرمایا عورت کو نہ مار اور بازار میں اُس کو رسوا نہ کر تو بہادر قوم کا آدمی ہے اور بہادر لوگ عورتوں کو نہیں مارتے نہ اُن کو رسوا کرتے ہیں۔ اُس مرد نے جواب دیا میں توبہ کرتا ہوں آئندہ کبھی ایسا کام نہیں کروں گا مگر تم خدا کا رسول بننے کا دعویٰ کرتے ہو تو اس عورت کو بھی سمجھاؤ کہ یہ میرا کہنا مانے اور میری اجازت کے بغیر کہیں باہر نہ جائے۔ مرد کی یہ بات سن کر حضرت محمد ﷺ نے اس عورت کو نصیحت کی کہ بیوی کو اپنے شوہر کی تابعداری کرنی چاہیے اور تم اپنے خاوند کی مرضی کے بغیر نہ جانا۔ اس عورت نے جواب دیا میں آپ کا حکم مانوں گی اگرچہ میں آپ کو رسول نہیں مانتی تھی مگر آج جو نصیحت آپ نے میرے شوہر کو کی اُس کا اثر یہ ہوا کہ میں اقرار کرتی ہوں کہ آپ خدا کے رسول ہیں۔

غلام غلام بن گیا: حضور ﷺ کو لونڈی غلاموں سے بہت ہمدردی تھی۔ آپ اپنے گھر کے لونڈی غلاموں سے بھی اولاد کا سا برتاؤ کرتے تھے۔ ایک دن آپ نے ایک گھر میں ایک غلام کو دیکھا کہ چکی سے آٹا پیس رہا تھا اور رو رہا تھا۔ حضور ﷺ اُس کے پاس گئے اور پوچھا تو کیوں روتا ہے؟ غلام نے جواب دیا میں بہت بیمار ہوں چکی مجھ سے نہیں چل سکتی مگر آقا کے ظلم کے سبب آٹا پیسنا پڑتا ہے آپ ﷺ اُس کے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا تم ہٹ جاؤ میں تمہارا آٹا پیس دیتا ہوں۔ غلام نے کہا آپ کون ہیں اور یہ ہمدردی کیوں کرتے ہیں؟ رسولِ خدا ﷺ نے جواب دیا میں خدا کا غلام ہوں اور مجھے خدا نے حکم دیا ہے کہ بیماروں کی مدد کروں۔ یہ کہہ کر غلام کی چکی چلانی شروع کی اور آٹا پیس دیا پھر فرمایا میرا نام محمد ہے تجھے پھر کبھی ضرورت ہو تو مجھے بلا لینا میں تیرا آٹا پیس دوں گا۔ غلام نے کہا میں نے سنا ہے کہ تم خدا کا رسول

ہونے کا دعویٰ کرتے ہو کیا تم وہی محمد ہو؟ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جواب دیا ہاں میں وہی محمد ہوں۔ یہ سن کر غلام نے فوراً کلمہ پڑھا اور کہا کہ میں بھی تم کو رسول مانتا ہوں۔

دیکھا آپ نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شفقت نے بے گانے غلام کو اسلام کا غلام بے داغ بنا دیا۔

غلام کی گواھی: رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پہلی زوجہ مکرمہ حضرت خدیجہ بہت دولت مند تھیں اور اُن کے پاس بہت سے لونڈی اور غلام تھے جن میں ایک عیسائی غلام بھی تھا۔ ایک دن عیسائی غلام نے رسول خدا سے کہا میں دوسرے ملک کا رہنے والا ہوں اور مجھے اپنا ملک یاد آتا ہے۔ آپ اپنے ملک کے لونڈی غلاموں کی مدد کرتے ہیں تو میری مدد بھی کیجئے اور مجھے اپنی بیوی سے سفارش کرا کے آزاد کرا دیجئے تا کہ میں اپنے ملک کو چلا جاؤں مگر میں عیسائی ہوں اور آپ کو رسول نہیں مانتا اور نہ ہی رسول ماننا چاہتا ہوں۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یہ سن کر ہنسے اور غلام سے کہا میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیغمبر مانتا ہوں اور اُن کی عزت کرتا ہوں اس لئے اپنی بیوی سے تیری سفارش کروں گا تو چاہے مجھ کو رسول مان یا نہ مان۔

اس کے بعد حضرت رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے غلام کی سفارش کی اور حضرت خدیجہ نے فوراً عیسائی غلام کو آزاد کر دیا اور اس کے ملک جانے کا اس کو خرچہ بھی دیا اور وہ غلام یہ کہتا ہوا اپنے ملک کو چلا گیا کہ سچ مچ آپ تو رسول ہی معلوم ہوتے ہیں۔

سچ ہے، اَلْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ

یعنی بزرگی وہ جس کا دشمن بھی اقرار کریں۔

شفقتِ رسول نے دشمن سے کہلوا دیا کہ آپ واقعی رسول ہیں۔ یہ صرف اس لئے کہ آپ کی شفقت مشفقانہ تھی ہم اگر شفیق بنیں تو دنیا ہمیں ماننے پر مجبور ہو جائے گی۔

شفقت ہو تو ایسی ہو: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا دشمن ابوسفیان کا غلام بیمار تھا۔ حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سنا کہ اس غلام کو ابوسفیان نے اکیلے گھر میں ڈال دیا ہے اور کوئی شخص اس غلام کی تیمارداری نہیں کرتا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یہ سن کر رات کو خود اس کے پاس گئے اور اُس کا سر دبانے لگے۔ غلام نے کہا تو کون ہے درد تو میری ٹانگوں میں ہے اور تو میرا سر دباتا ہے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جواب دیا میں تیرے شہر کا رہنے والا ہوں یہ کہہ کر اُس کے پاؤں دبانے لگے اور صبح تک اُس کے پاؤں دباتے رہے اور صبح وہاں سے آنے لگے تو فرمایا میرا نام محمد ہے پھر کبھی ضرورت ہو تو مجھے بلا لینا۔ غلام نے کہا تم

تو خدا کے رسول ہو مجھ غلام کے پاؤں دبا کر بڑا احسان کیا۔

بظاہر تو یہ کام ایک خفیف سا کام ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بڑے سے بڑے کام سرانجام دیئے۔

بوڑھا غلام: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک بوڑھا غلام باغ میں پانی دینے کے لئے کنوئیں سے پانی نکالتا ہے تو اُس کے ہاتھ کانپتے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے پاس گئے اور فرمایا لاڈول مجھے دے میں باغ کو پانی دوں گا تو کچھ دیر بیٹھ کر آرام کرلے۔اُس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کھینچ کھینچ کر سارے باغ کو سیراب کر دیا اور اس کے بعد غلام سے فرمایا میرا نام محمد نام ہے اور سامنے والے گھر میں رہتا ہوں تو پانی دینے کے وقت مجھے بلالیا کر۔غلام نے کہا میرا آقا مجھ سے خفا ہوگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مگر میرا آقا اس سے خوش ہوگا کہ میں تجھ بوڑھے غلام کی مدد کروں۔غلام نے پوچھا تمہارا آقا کون ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا میرا آقا آسمان وزمین کا مالک خدا ہے۔غلام نے کہا اپنے سے یہ کہو کہ وہ مجھے اپنا غلام بنالے اور اس ظالم کی قید سے مجھے نجات دلوادے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا آقا یہ نہیں چاہتا کہ لوگ نکمے ہوکر بیٹھ جائیں۔اس لئے تم جتنا کام کرسکتے ہو کرو اور جو کام تم سے نہ ہوسکے اُس کے لئے مجھے بلالیا کرو اور بوڑھے نے کہا بڑھاپے اور بیماری کے سبب اب مجھ سے کچھ کام نہیں ہوسکتا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا تجھے میں ایک آسان کام بتاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ بت خانے میں جاکر لوگوں سے کہا کر کہ ایک خدا کو مانو، بت پرستی کو چھوڑ دو تو یہ کام کرے گا تو خدا تیرے بدن میں نئی طاقت پیدا کردے گا۔

فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللهِ کیسی حکمت عملی سے اسلام پھیلایا۔غور کیجئے کہ اس بوڑھے کو کیسی بہتر بات سمجھائی اللہ اللہ کیا شان ہے حضور کی۔صلی اللہ علیہ وسلم

کنیز کے لئے سفارش: بنی اُمیہ کا ایک امیر اپنی لونڈی کو ماررہا تھا اور وہ لونڈی فریاد فریاد پکاررہی تھی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز سنی تو اس امیر کے گھر میں گئے اور اس امیر سے کہا عورت کو مارنا امیری شان کے خلاف ہے۔ امیر نے جواب دیا جاؤ جاؤ تم کو میرے خاندانی معاملے میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم تم دونوں عربی ہیں اور عرب لوگ عورتوں کو مارنا بہت بُرا سمجھتے ہیں۔اس واسطے میں تم کو یاد دلاتا ہوں کہ عرب بہادر کے لئے عورت پر ہاتھ اُٹھانا بہت بُری بات ہے۔یہ سن کر امیر نے وعدہ کیا کہ آئندہ میں کسی عورت کو نہیں ماروں گا اور اس کے بعد کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگا۔

کیوں نہ پڑھتا جب اُس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم نے غلام بے دام بنالیا تھا۔

یتیم کی مدد: ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے میں ایک بچے کو دیکھا کہ سر پر بھاری بوجھ رکھے جارہا ہے اور بوجھ کے سبب بچے کی گردن جھک رہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کو روکا اور فرمایا لا اپنا بوجھ مجھ کو دے میں تیرے گھر تک یہ بوجھ پہنچادوں گا۔ بچے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا بوجھ دے دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بوجھ اپنے کندھے پر رکھا اور بچے کے ساتھ اس کے گھر تک گئے۔ راستے میں پوچھا تیرا باپ کیا کام کرتا ہے؟ بچے نے جواب دیا میرا باپ ایک برس ہوا مرگیا۔ میری ماں کے پاس میرے سوا کوئی لڑکا نہیں ہے اس لئے مجھے یہ بوجھ اُٹھانا پڑتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو میرے پاس آجایا کر میں تیرا بوجھ گھر پہنچادیا کروں گا۔ بچے نے کہا میری ماں بہت غریب ہے وہ تم کو مزدوری نہیں دے سکتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے میرا خدا مزدوری دے دے گا تو اُس کی فکر نہ کر۔ بچے نے کہا خدا سے دعا کرو وہ میرے باپ کو زندہ کردے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قسم کی خدمت گزاریاں عام تھیں۔ اسی وجہ سے عوام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں دھڑا دھڑ داخل ہوئے۔

بیمار غلام کی مدد: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ ایک یہودی امیر کا غلام بہت بیمار ہے اور کوئی شخص اس کی خبر نہیں لیتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت اس غلام کے گھر میں گئے اور اُس کو آواز دی کہ کیا میں اندر آجاؤں۔ غلام نے خیال کیا کہ شاید میرے آقا یہودی نے کسی کو میری مدد کے لئے بھیجا ہے۔ اس غلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر سے بلالیا اور پوچھا کہ کیا میرے مالک نے تجھ کو بھیجا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ہاں تیرے مالک کے حکم سے میں یہاں آیا ہوں۔ غلام نے کہا تو آبیٹھ جا اور میرا سر دبا اور پاؤں دبا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں بیٹھ گئے اور ساری رات بیمار غلام کی خدمت کرتے رہے صبح جب واپس آنے لگے تو غلام نے نام اور پتہ پوچھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام محمد ہے اور میں تیرے گھر کے قریب رہتا ہوں۔ غلام نے کہا تو وہ محمد ہے جو رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ہاں میں وہی محمد ہوں۔ غلام نے کہا میرا آقا تیرا دشمن ہے تو کسی سے بیان نہ کرنا کہ تو میرے پاس رات کو آیا تھا ورنہ میرا آقا مجھ سے بدگمان ہوجائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا تو فکر نہ کر میں کسی سے یہ ذکر نہیں کروں گا۔

دیکھا آپ نے کہ احسان کرکے پھر بھی اپنی نہیں بلکہ غریب کی مانی۔

بکری پر شفقت: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کوئی شخص بکری کو ذبح کرنا چاہتا ہے اور قریب ہی اس بکری کے دو بچے کھڑے چیخ رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کے پاس گئے اور وہ بکری بچوں سمیت خرید لی پھر فرمایا تو کبھی بچوں

والی بکری کو ذبح نہ کرنا یہ بہت بے رحمی کی بات ہے۔

مسئلہ: اسی لئے فقہاء کرام نے جانوروں کے سامنے دوسرے جانوروں کو ذبح کرنے کو منع فرمایا ہے۔

یتیم پروری: رسول اللہ ﷺ نے ایک یتیم بچے کو دیکھا ننگے پاؤں ننگے سر روتا ہوا جا رہا تھا۔ حضور ﷺ بے قرار ہو گئے اور اُس بچے کو گود میں اُٹھا لیا۔ معلوم ہوا ماں باپ مر گئے ہیں اور دو دن سے بھوکا ہے حضور ﷺ اُس کو اپنے گھر میں لے گئے اور کئی دن تک اس کو اپنے گھر پر رکھا اس کے بعد بچے کے رشتے دار اس کو لے گئے۔

اسی شفقت کی برکت تھی کہ بچے اپنے ماں باپ کو بھی بھول جاتے جیسے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ مشہور ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی عادات واخلاق کریمانہ: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلمان ہو جانا انہی عاداتِ کریمانہ سے ہوا۔ چنانچہ وہ مدینہ طیبہ میں پہلی بار حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کا جو بے حد احترام تھا اس کو دیکھ کر حضرت عدی بے حد مرعوب ہوئے۔ اسی اثناء میں مدینہ کی ایک مسکین عورت آپ کے پاس آئی اور کہا کہ اے رسول خدا ﷺ! میں تنہائی میں آپ سے کچھ بات کرنی چاہتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں مدینے کی جس گلی میں کہو میں چل کر تمہاری بات سننے کو تیار ہوں۔ پھر آپ ﷺ اُس کے ساتھ اُٹھے اور تھوڑی دور جا کر کافی دیر تک اُس کی بات سنتے رہے اور پھر واپس تشریف لے آئے۔ حضرت عدی نے انسان دوستی کا یہ مظاہرہ دیکھا تو ان پر بے حد اُس کا اثر ہوا اور وہ اُسی وقت مسلمان ہو گئے۔

فائدہ: یہ تھا آپ ﷺ کی شفقت کا اثر کہ حاتم طائی کا لڑکا آپ ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ سے متاثر ہو کر دولت اسلام سے نوازا گیا۔

بھائیو! رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر جس طرح صحابہ کرام نے عمل کیا اگر ہم بھی عمل پیرا ہو جائیں تو دنیا ہمارے قدم چومے۔

فسطاط شہر کی بنیاد: مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصر کے گورنر تھے۔ جس وقت آپ کو اسکندریہ کے فتح ہونے کی خبر ملی تو آپ نے وہاں سے کوچ کر کے اسکندریہ جانے کا حکم دیا۔

جس وقت اہل لشکر سامانِ سفر باندھ چکے تو آپ نے خیمے اُکھاڑنے کا حکم دیا۔ آپ کے حکم کے مطابق خیمے اُکھاڑے گئے اور جس وقت آپ کا خیمہ اُکھاڑا جا رہا تھا تو آپ کی نظر ایک کبوتر کے آشیانہ پر پڑی جو خیمہ کے اندر تھا۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا کہ اس خیمہ کو نہ اُکھاڑو اگر اس خیمہ کو اُکھاڑا گیا تو ہمارے مہمان کو تکلیف ہوگی۔

ذرا غور فرمائیے کہ آپ نے ایک کبوتر کے آرام کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس خیمہ کو وہیں چھوڑ دیا اور وہاں سے روانہ ہوگئے۔ جس وقت آپ اسکندریہ سے واپس تشریف لائے تو اُس خیمہ کی جگہ شہر تعمیر کیا جس کا نام فسطاط مشہور رہوا۔

فائدہ: عربی میں خیمہ کو فسطاط کہتے ہیں۔

رحمت خداوندی کو دعوت: ہر شخص چاہتا ہے کہ دنیا و آخرت میں عزت اور شان ہو اس کے لئے اسباب تلاش کئے جاتے ہیں۔ ظاہری اسباب کے پیچھے تو ہم سب بھاگتے نظر آتے ہیں لیکن باطنی کی تلاش کسی کو ہوتی ہے پھر ظاہری اسباب سے عزت و شان کسی کو نصیب لیکن باطنی اسباب کے متلاشی کو ضرور عزت مل جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے اسباب ظاہرہ کی کفالت انسان کے سپرد ہے اور باطنی اسباب کو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ کرم لیا ہے ان اسباب باطنہ میں سے ایک یہی شفقت بر خلقت بھی ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے فرمایا کہ زمین والوں پر رحم کرو تو تم پر وہ ذات رحم فرمائے گی جو آسمانوں میں ہے یعنی خالق السموت والارض کی رحمت کے حصول کا آسان طریقہ یہی ہے کہ زمین والوں پر رحم کیا جائے۔

سیرانی بادشاہ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ: ہمارے پیر و مرشد حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے یہ بہت بڑا رُتبہ کہاں سے پایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک سال سخت قحط پڑا ایک کتے کو بھوکے مرتے دیکھا۔ ایک شخص سے میں نے روٹیاں طلب کیں اُس نے کہا سات حج کا ثواب دے دو پھر روٹیاں ملیں گی۔ میں نے کتے کی جان بچانے کے لئے سات حج کا ثواب اُس شخص کے مِلک کر کے سات روٹیاں لے لیں۔ پھر وہ سب اُسی کتے کو کھلا دیں میں نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کیا تو اُس نے مجھے اپنی خاص نوازشوں سے نوازا۔ (ذکرِ سیرانی)

ظالم کی بخشش: کسی علاقہ کا ایک بہت ظالم جس سے تمام لوگ تنگ تھے سب کو معلوم ہے کہ ظالم کی نجات بہت کم ہے لیکن **"رحمت حق بهانه می جوید"**۔

اسی ظالم کا ایک سردی میں چیختے چلاتے زخم خوردہ مرنے والے کتے پر گزر رہوا۔ نوکر کو فرمایا اسے میری رہائش گاہ پر لے چل میں ابھی فلاں کام سے فارغ ہو کر آتا ہوں۔ چنانچہ نوکر اُس کتے کو اُٹھا کر اُس کے رہائشی مکان لے گیا۔ اس پر وہ ظالم بھی لوٹ آیا آتے ہی کتے کے زخموں پر مرہم لگائی اور اُسے رضائی سے لپیٹ کر گرم آگ کے قریب سلا دیا۔ تھوڑی

دیر کے بعد کتے میں جان آ گئی فوراً اُس کے لئے حلوا منگوا کر اپنے ہاتھ سے کتے کو کھلایا اور پانی پلایا۔ایک دو روز کتے کو اپنے پاس رکھا جب کتے کو مکمل آرام ملا تو اُسے اپنے گھر میں رکھا۔قدرتی طور اندریں دوران وہ ظالم فوت ہو گیا تو کسی نے اُسے خواب میں دیکھا کہ وہ بہشت میں ہے۔اللہ والے نے پوچھا کہ تم بہشت میں کیسے؟اس نے کہا یہ اس کتے کی خدمت گزاری کا صلہ ہے۔

مکھی چوس: کسی نے ایک عالم اسلام کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ نجات کیونکر ہوئی؟ تو اُنہوں نے فرمایا باقی نیکیوں کا حال تو خدا کو معلوم ہے لیکن اُس وقت بتایا گیا ہے کہ ایک دن تم کچھ لکھ رہے تھے کہ تمہارا قلم سے ایک مکھی سیاہی چوسنے لگی۔تم نے مکھی کو سیاہی چوسنے تک قلم کو حرکت نہ دے اسی لئے ہم نے تمہیں بخش دیا۔

اسی طرح کے ہزاروں واقعات نہ صرف بزرگانِ دین کے ملفوظات میں ہیں بلکہ صحاح کی روایات میں بھی ہیں جیسا کہ پیاسے کتے کو پانی پلانے والے مرد یا عورت کی بخشش کا واقعہ بخاری شریف میں مشہور و معروف ہے۔

درحقیقت شفقت بر خلقت ایسا عمل ہے کہ اس سے انسان کی روحانیت کو ترقی نصیب ہوتی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے ہر ایک کو مخلوق خدا پر شفقت سے پیش آنے اور شفقت کرنے کی توفیق عنایت فرمائے تاکہ نجات کا سبب بن جائے۔آمین ثم آمین

دعا: اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔آمین ثم آمین

و صلی اللہ علی النبی محمد و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین

الفقیر القادری محمد فیض احمد اُویسی

۲۵ ذوالحجہ ۱۳۹۶ھ